سوال

(564) امامت وخطابت کی اجرت متعین کر کے لینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسئلہ یہ ہے کہ کیا امامت، خطابت، تدریس قرآن، نماز تراویح میں قرآن سنانا، قرآنی دم اور قرآنی تعویز کی اجرت متعین کر کے لینا اس کا شرع میں کیا حکم ہے بالدلائل جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بخاری جلد دوم کتاب الطب باب الشرط فی الرقیة بقطیع من الغنم صفحہ ۸۵۴ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے آخر میں ہے:

«فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذٰلِكَ وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ ا ِ أَجْرًا حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ ا ِ أَخَذَ عَلٰى كِتَابِ ا ِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ ا ِ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ ا ِ »

''صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی گیا تو اس نے چند بکریوں کے عوض سورۃ الحمد پڑھ کر دم کیا وہ آدمی تندرست ہو گیا وہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا انہوں نے اس کو برا سمجھا اور کہا تو نے اللہ کی کتاب پر مزدوری لی ہے یہاں تک کہ وہ مدینہ آئے اور انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اس نے اللہ کی کتاب پر مزدوری لی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر مزدوری لینے کے تم سب سے زیادہ حق دار ہو وہ اللہ کی کتاب ہے'' اس حدیث سے ثابت ہوا اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید پر اجرت لینا درست ہے خواہ دم کی صورت ہو خواہ تعلیم کی خواہ نماز وغیرہ میں سنانے کی ایسی صورت نہ ہو جہاں ویسے بھی قرآن پڑھنا شرع سے ثابت نہ ہو جیسے قبر پر قرآن پڑھنا درست نہیں کیونکہ آپ ﷺ کے لفظ إِنَّ أَحَقَّ الخ کلام مستقل اور عام ہیں

«وَالْعِبْرَةُ بِعُمُوْمِ اللَّفْظِ لَا بِخُصُوْصِ السَّبَبِ إِلَّا أَنْ يَمْنَعَ مِنَ الْعُمُوْمِ مَانِعٌ»

''اعتبار لفظوں کے عموم کا ہو گا نہ کہ سبب کے خصوص کا مگر یہ کہ عموم سے کوئی چیز مانع ہو''

رہے قرآنی اور غیر قرآنی تعویذ تو وہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہی نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[احکام و مسائل]

[خرید و فروخت کے مسائل ج1ص391]

[محدث فتویٰ]